یادِ رفتگان

مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز ملیر کوٹلوی

آہ! مولانا حافظ عبدالغفور جہلمیؒ

بجھ گئی اک اور شمع محفلِ جانانہ آج
جل رہا ہے آتش حسرت میں ہر پروانہ آج

اِک جھلک جس کی دوائے چشم دردِ شوق تھی
چل دیا منہ ڈھانپ کر وہ رونقِ کاشانہ آج

عالمِ دیں، حافظِ قرآن وہ عبدالغفور
چل بسا اِک عالم اسلام کا فرزانہ آج

بن گیا تفسیر کل من علیھا فان کی
اٹھ گیا دنیائے دوں سے اس کا آب ودانہ آج

خون ہو کر بہہ گیا دل دیدۂ بے تاب سے
ہو گیا خالی چھلک کر صبر کا پیمانہ آج

شہرِ جہلم ہو گیا محروم اُس ہستی سے تُو
کتنی آنکھیں ڈھونڈتی ہیں جس کو بے تابانہ آج

ہے یہ عاجزؔ اُس کے حسنِ خلق کی زندہ مثال
رو رہا ہے اس کے غم میں اپنا اور بے گانہ آج

پیکرِ زہد و تقویٰ، مجسمہ حلم و وفا، آئینۂ صدق وصفا، حافظ قرآن حضرت مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کون تھے، کیا تھے؟ اس کے متعلق دینی پرچوں میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ میں اسے دہرانا نہیں چاہتا۔ فکر کی یہ بات ہے کہ وہ کہاں گئے؟ وہ جہاں گئے ہم بھی وہاں جائیں گے۔ لیکن یاد رہے ؎

آنے والا جائے گا وہ صبح گیا یا شام گیا
جانا ہی جب یاد نہیں پھر آنا بھی ناکام گیا

حافظ صاحب مرحوم و مغفور سے اس فقیر کی آخری ملاقات امسال حج کے موقع پر مکہ مکرمہ حرم پاک میں باب عبدالعزیز اور باب بلال کے درمیان مکبرالصوت کے قریب برآمدوں میں ہوئی۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت اہلحدیث کے ہردلعزیز حافظ فتحی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھا کرتے اور ہندو پاک کے بڑے بڑے علماء وصلحاء ان کے اردگرد تشریف فرما ہوتے تھے۔

اس مقام پر امیر جمعیت اہلحدیث پنجاب حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ اکثر نماز ظہر، عصر اور مغرب وعشا کے وقت اپنے احباب علماء کرام مولانا حبیب الرحمٰن

صاحب یزدانی، عزیزم شاہد بشر انصاری مولانا عبد العزیز صاحب حنیف، قاضی محمد اسلم صاحب سیف، مولانا اللہ یار صاحب، مولانا عبد الوکیل صاحب، مولانا حافظ ثناء اللہ وغیرھم کے جلو میں جلوہ فرما ہوتے۔ ان مجالس میں یہ عاجز بھی شریک ہوتا۔ آنے والے اصحاب اکثر آپ سے مسائل پوچھتے۔ آپ بخندہ پیشانی انہیں تسلی بخش جواب دیتے — کسے خبر تھی کہ یہ مرد مومن جو عرصہ دراز سے تاریک وادیوں میں علم کی شمع روشن کر رہا تھا اب قریب ہی اچانک ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غروب ہو جائے گا۔

موت سے پہلے جو معروفِ تکلم تھا ابھی — لمحہ بھر کے بعد وہ اک سازِ بے آواز تھا
موت آئی اور انساں کو اچک کر لے گئی — اقربا مجبور تھے معذور چارہ ساز تھا
الفتِ اہل جہاں پر کیا بھروسہ کیجئے — جا رہے ہیں ڈاکٹر مٹی وہ جن پہ ناز تھا

آہ اے عاجز نظر آتے نہیں وہ لوگ آج
لب پہ جن کے ذکر حق سینوں میں سوز و ساز تھا

ہماری دعا ہے وہ ربّ الکریم غفور الرحیم جماعت کے اس محبوب قائد کی سیئات سے درگزر فرمائے اور حسنات کو شرف قبولیت سے نوازے اور جنت الفردوس میں رفیع درجات سے مشرف فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے فرزندان ارجمند کو اپنے والد ماجد کے مشغلۂ دین کو آگے بڑھانے کی توفیق سے سرفراز فرمائے آمین!

دوسروں کو مرتے ہوئے دیکھ کر انسان کو اپنی موت یاد نہیں آتی محسن انسانیت، مشفق اعظم ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

کفیٰ بالموت واعظاً (الترغیب) دوسرے کی موت (سمجھدار کیلئے) مکمل وعظ ہے

انسان کے سامنے جب انسان موت سے ہمکنار ہوتا ہے۔ کسی کا بھائی، کسی کی بہن، کسی کی ماں، کسی کا باپ، کسی کا دوست، کسی کا پڑوسی جس وقت موت کی آغوش میں جاتا ہے، اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیتا ہے، کفن پہناتا ہے، نماز جنازہ ادا کرتا ہے، قبر میں دفن کرتا ہے اور پھر وہ اس کا عزیز ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ قبرستان میں اپنے عزیزوں کو مٹی کے ڈھیر میں دیکھتا ہے لیکن تعجب و حیرت کا مقام ہے کہ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر بھی خود کیوں نصیحت نہیں حاصل

کرتا۔ وہ کیوں اپنی اصلاح نہیں کرتا۔ وہ کیوں اعمالِ بد نہیں چھوڑتا، وہ کیوں نیکی کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔ وہ کیوں فکرِ آخرت میں غرق نہیں ہوتا۔ وہ سفر آخرت میں پیش آنے والے مراحل کے لئے کیوں زادِ راہ مہیا نہیں کرتا، مجھے بھی سوچنا چاہیئے اور اے پیارے قاری آپ کو بھی، موت مجھے بھی گلے لگائے گی اور آپ کو بھی۔

موت سے بھاگتا ہے تو عاجز
موت سے موت کو فرار نہیں

اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ (النساء ۷۸)

ترجمہ: تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پالے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں بھی کیوں نہ ہو۔

آتے رہتے ہیں پیش نظر دن رات جنازوں کے منظر
حیرت ہے کہ پھر کیوں اپنی اجل ہم دل سے بھلائے بیٹھے ہیں

کہیں موت اچانک نہ آجائے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واحذروا التسویف فان الموت یأتی بغتۃ و لا یغترن احدکم بحلم اللہ عز وجل (الترغیب ج ۴ ص ۹۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (توبہ میں تاخیر نہ کرو اس لئے کہ بعض مرتبہ) موت اچانک آجاتی ہے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بردباری پر مغرور نہ ہو (اللہ کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے لہٰذا اس کی معصیت کی جرأت نہ کرے)

عاجزؔ کہیں آجائے نہ وہ وقت اچانک
جس وقت کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں رہتی

انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے وقت کی قدر و قیمت پہچانے۔ حصولِ قربِ الٰہی کے سوا وہ لمحہ بھی ضائع نہ کرے۔ ہمارے اکابر کا یہ دستور تھا کہ وہ لمحات کو ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔ جب انسان کو علم ہو جائے کہ خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرے بالآخر موت اس کے تمام کاروبار ختم کر دے گی تو وہ زندگی بھر وہی کام کرے گا جس کا اجر موت کے بعد بھی اسے ملتا رہے۔

ہیں سامنے جس کے رہِ منزل کے تقاضے
عاجزؔ وہ کبھی بے سرو ساماں نہیں ہوتا

آخرت کیلئے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم کل مرنے والے ہو

عن انسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم
اصلحوا الدنیا واعملوا لاخرتکم کانکم تموتون غداً (کنز العمال جلد ۵ ص ۴۷۶)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دنیا بھی سنوارو اور آخرت کے لئے اس طرح عمل کرو گویا کہ تم کل مرنے والے ہو۔

آہ اے عاجز دم آخر مجھے آیا یقیں — زندگی کا میرا ہر لمحہ کفن بر دوش تھا

آخرت کی ندامت

مرنے کے بعد نیک و بد دونوں پریشان ہوں گے۔
عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامته یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم ان لا یکون از داد و ان کان مسیئا ان لا یکون نزع (ترمذی)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص موت کے بعد (اپنی زندگی پر) پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اسے کیا ندامت ہوگی؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر مرنے والا نیک ہے تو اسے یہ حسرت ہوگی کہ اس نے نیکی زیادہ کیوں نہ کی اور اگر وہ بدکار ہے تو وہ پشیمان ہوگا کہ اس نے برائی چھوڑ کیوں نہ دی، دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ یوم الحسرۃ اذا قضی الامر۔ اس حسرت کے دن جس میں فیصلہ کیا جائے گا شرمندگی اٹھانے اور احباب واقارب کے سامنے ذلیل ورسوا ہونے سے بچنے کے لئے اللہ تعالے کی معصیت سے قطعی اجتناب کیا جائے۔

حرف اعتذار: بعض انتظامی امور کے پیش نظر نومبر / دسمبر کے شمارے مشترکہ طور پر شائع ہو رہے ہیں۔ قارئین مطلع رہیں (ادارہ)